OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

استعاذات معنویہ اور عصر حاضر میں ان کی اہمیت

Iste'azat e Ma'nwiyyah and Their Importance in Present Era

Abdul Jabbar
Doctoral Candidate, Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore
Dr Muhammad Waris Ali
Assistant Professor, Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore

Abstract

The Holy Qurān provides guidance on all aspects of human life, it contains guidance on the reality of human life, good and evil, (Ḥalāl and Ḥarām), moral teachings on every aspect of life. Many people are those who deny the end of spirituality and many are convinced of materialism and those who believe in spirituality also have many ideas. One group of them has the point of view that the system of the universe is running according to nature and there is no effect or cause in it. But on the other hand, there is a group that believes in spirituality as well as the spirits in the world such as jinns, demons, ghosts, fairies, etc. Among the supernatural creatures mentioned in the Holy Qurān, there is mention of coming to the refuge of Allah Almighty from the evil of devils, jinn, whispers and magic. This refuge is generally described by the Book of Allah as Isti'aza. Because it has been instructed to seek refuge from the whispers and incitements of the devils, because the treatment of these temptations is only in the hands of Allah. The last chapter of the Qur'an (Al-Nās) was revealed only to seek refuge from the temptations of jinn and humans. And from this, in the first Surah (Al-Falq), it is recommended to pray to seek refuge with Allah from every evil.

CC BY

From the revelation of these two continuous Surahs (Al-Mu'awd'tain), it is known what place Ista'azah and Ta'awwuz have in religion. Therefore, the Research title is important from the Islamic point of view and contemporary requirements.

Keywords: Iste'azat e Ma'nwiyyah, Importance, Present era

تمہید

آج دنیا میں مختلف قسم کی ابحاث شروع ہیں۔ کئی لوگ تو وہ ہیں جو روحانیت کے سرے سے منکر ہیں اور کئی مادیت کے قائل ہیں اور جو روحانیت کے ماننے والے ہیں ان میں بھی کئی نظریات پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک گروہ تو اس طرف چلا گیا ہے کہ کائنات کا نظام فطرت کے تحت چل رہا ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی تاثیر یا وجہ نہیں ہے۔ لیکن دوسری طرف ایک گروہ ایسا بھی ہے جو روحانیت کا قائل ہونے کے ساتھ ساتھ دنیا میں جو بلا روحیں مثلاً جن، شیاطین، بھوت، پری وغیرہ کے قائل ہیں۔ ان میں سے ایک مغرب میں ٹیلی پیتھی کے نام سے علم معرضِ وجود میں آیا ہے جس ہپناٹزم بھی کہا جاتا ہے اس علم میں اُنھوں نے تسلیم کیا ہے کہ خلائی مخلوق یا ماورائے طبیعیاتی مخلوق کا اثر ایک ذہن سے دوسرے ذہن کی طرف منتقل ہوتا ہے حتیٰ کہ امریکی مشہور ایجنسی سی آئی اے نے بھی اپنا ایک ذیلی محکمہ قائم کیا ہے جو قوتِ خیال یا ذہنی طاقت کے ذریعے مضبوط کرتا ہے۔

قرآن مجید نے جن ماورائے طبیعیاتی مخلوق کا ذکر کیا ہے اُن میں شیاطین، جن، وسوسے اور جادو وغیرہ کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کا ذکر ہے۔ اس پناہ کو عمومی طور پر کتاب اللہ نے استعاذہ سے تعبیر کیا ہے۔ کیونکہ شیاطین کی وسوسہ اندازیوں اور اُکساہٹوں سے پناہ مانگنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس لیے کہ ان وسوسہ اندازیوں کا علاج صرف اللہ کے دستِ قدرت میں ہے۔

قرآن کی سب سے آخری سورت (الناس) جن وانس کی وسوسہ اندازیوں سے استعاذہ کے لیے ہی نازل کی گئی ہے، اس میں پناہ مانگنے کا حکم بھی دیا گیا ہے اور باقاعدہ الفاظ بھی سکھائے گئے ہیں۔ اور اس سے پہلی سورت (الفلق) میں ہر شر اور ہر بُرائی سے اللہ کی پناہ مانگنے کی دُعا کی تلقین کی گئی ہے ان دو مستقل سورتوں (المعوذتین) کے نزول سے معلوم ہوتا ہے کہ استعاذہ اور تعوذ کو دین میں کیا مقام حاصل ہے اور اس کی کیا اہمیت ہے۔

استعاذاتِ معنویہ سے مراد دعائیں ہیں اور خاص طور پر وہ دعائیں مراد ہیں جو اسلام نے ہمیں تعلیم فرمائی کہ مختلف اوقات، مختلف مقامات اور مختلف امورِ دینی و دنیاوی میں وہ دعائیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی ذات سے استعاذہ کیا جائے اور مختلف تکالیف و مصائب سے نجات حاصل کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا: وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ[1] (اور اے محبوب! جب تم سے میرے بندے میرے بارے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں، دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب وہ مجھے پکارے۔ پس انھیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لے آئیں کہ کہیں ہدایت پا جائیں۔) اللہ تعالیٰ سے استعاذہ اور استغاثہ کرنا اسے بہت پسند ہے جب کوئی اس کا بندہ اس سے مانگتا ہے تو وہ خوش ہو جاتا ہے اور اگر کوئی مانگنے میں کنجوسی کرے تو وہ ناراض ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اسی میں ہے کہ اس کا بندہ تمام امور میں اس کی طرف رجوع کرے اور اس سے مدد مانگے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ[2] (یہودیوں نے کہا (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ

کے ہاتھ بندے ہوئے ہیں۔)تو ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:غُلَّتْ اَیْدِیْهِمْ وَ لُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا١ۘ بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ١ۙ[3](ان کے ہاتھ باندھے جائیں اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے ان پر لعنت ہو۔) فرمایا! بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کشادہ ہیں۔یعنی یہودیوں نے نعوذ باللہ، اللہ تعالیٰ کو کنجوس کہا اور اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی اور فرمایا میں سخی ہوں جسے چاہوں عطا کر دوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے۔ حضور ﷺ نے دعا یعنی استعاذاتِ معنویہ کی اہمیت پر بیان کرتے ہوئے فرمایا((الدعا مخ العبادۃ)) دعا عبادت کا مغز ہے یعنی خلاصہ ہے۔ افضل ترین عبادت دعا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان تعلق و ربط ہے۔ دعا بندے کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پاک کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے افضل کوئی عمل نہیں ہے۔ استعاذات کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ سورۃ الفاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے دعا کی تعلیم عطا فرمائی ساتھ اپنی ذات سے مانگنے کا طریقہ اور سلیقہ بھی سکھایا۔

عصر حاضر کی پریشانیاں اور استعاذاتِ معنویہ

دورِ حاضر میں انسان مختلف مسائل کا شکار ہے۔ جن میں جسمانی تکالیف بھی ہیں مثلاً مختلف بیماریاں ڈپریشن، بلڈ پریشر، شوگر، دل کے امراض، گردوں کے امراض، گھٹنوں کے درد، دماغی امراض اور کینسر جیسی بے شمار مہلک امراض انسان کو درپیش ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بے روزگاری کے مسائل دن بدن بڑھتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ وبائی امراض میں اضافہ آئے دن کوئی نہ کوئی نئی وباء جیسے کورونا وائرس وغیرہ ظاہر ہو رہی ہیں۔ اولاد کے مسائل، قحط سالی، بارشوں کا نہ ہونا، پانی کی کمی اور ہر چیز کا بحران آپ کے سامنے ہے اور حال ہی میں بارشوں کے نہ ہونے کی وجہ سے چولستان میں جو انسانوں اور جانوروں کا حال ہے بیان کی ضرورت نہیں۔ سوشل میڈیا پر ہر انسان دیکھ رہا ہے۔ ان سب کے اسباب اور وجوہات بے راہ روی، ظلم، بے انصافی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی نافرمانی ہے۔ بے حیائی، فحاشی، زناء اور دیگر مظالم کی کثرت ہے۔ اس کا حل عصرِ حاضر میں استعاذاتِ معنویہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع، توبہ و استغفار اور اس کی مدد طلب کرنا اور رحمت کی بارش مانگنا ہے۔ استعاذاتِ معنویہ اور دورِ حاضر کی مشکلات اس وقت استعاذات کی اشد ضرورت ہے۔ اگر اس دور میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگی جائے اور اس کی طرف رجوع کیا جائے تو وہ ضرور مشکلات دور فرما دے گا۔ جیسا کہ فرمانِ خداوندی ہے:فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ١ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًاۙ۰۰۱۰ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًاۙ۰۰۱۱ وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًاؕ[4](اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور اموال اور بیٹوں سے تمھاری مدد فرمائے گا اور تمھارے لیے باغات بنا دے گا اور تمھارے لیے نہریں بنا دے گا۔)یعنی اگر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں تو وہ رزق بھی دے گا اولاد بھی دے گا، بیٹے بھی، بیٹیاں بھی۔ قحط سالی خشک سالی بھی ختم فرما دے گا۔ نیز ہر مشکل کو آسان فرما دے گا۔ یونہی وبائی امراض میں بھی توبہ و استغفار کی جائے اور استعاذات پڑے جائیں تو اللہ تعالیٰ موجودہ وباؤں سے محفوظ رکھے گا۔

ہر وباو ناگہانی آفت کا وظیفہ

حدیث پاک میں حضور ﷺ نے ایسا وظیفہ بتا دیا جو شخص صبح و شام وقت کی پابندی کے ساتھ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے ہر وباء ہر بلا و مصیبت سے محفوظ فرمائے گا۔ کورونا وائرس، سوائن فلو، الرجی مختلف اقسام کی جتنی بیماریاں اور وبائیں ہیں سب کے لیے شافی اور مجرب وظیفہ و استعاذہ ہے اور یہ استعاذہ نبی کریم ﷺ نے صبح و شام کرنے کا حکم دیا ہے۔(فَعَن عُثمانَ بِن عفّان رضی

اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یقولُ مَن قَالَ بِسمِ اللہ اَلَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسمِہ شَئ فِی اَلاَرضِ وَلَا فِی اَلسَّما ءِ وَھوَالسَّمیعُ اَلعَلِیمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَم تُصِبْہ فجاۃ بَلَائَ حَتّٰی یُصبِحَ وَمَن قَالَہا حِیْنَ یُصْبِحَ ثلاثَ مَرّاتٍ لَم تُصِبہ فجاۃ بَلَائَ حَتّٰی یُمْسِیَ)[5] ”حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، جس نے بِسمِ اللہ الَذِی لَایضُرُّ مَعَ اسمِہ شَیٌٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم تین مرتبہ پڑھا تو اسے کوئی ناگہانی مصیبت نہیں پہنچے گی۔ یہاں تک صبح ہو جائے گی اور جو صبح کے وقت تین مرتبہ پڑھے گا تو اسے شام تک کوئی ناگہانی آفت نہیں پہنچے گی۔“لغتِ عرب میں صبح کا وقت صبح کاذب سے لے کر سورج طلوع ہونے تک ہے اور شام کا وقت ظہر کے وقت کے آغاز سے لے کر غروبِ آفتاب تک ہے۔ جو بندہ پابندی کے ساتھ صبح و شام یہ استعاذہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اچانک آنے والی مصیبت اور ہر وبا سے محفوظ فرمائے گا۔

ہر قسمی وائرس اور آفات سے بچاؤ کا وظیفہ

فی زمانہ جس طرح مختلف اقسام کی وائرس اور وبائیں، مصائب و مشکلات قحط سالی، بے روزگاری، ذہنی تکالیف، جسمانی تکالیف انسان پر حاوی ہیں۔ اس کا حقیقی اور مستقل علاج اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور استغاثہ ہے اور مدد و نصرت کی طلب ہے۔ جیسے غزوہ بدر جیسے عظیم معرکہ میں حضور نبی کریم ﷺ نے سربسجود ہو کر اللہ تعالیٰ سے استعانت اور استعاذہ کیا اور یہ الفاظ آپ کی زبانِ اقدس پر جاری تھے یَاحَیُّ یَاقَیُّومُ تو اللہ تعالیٰ نے اس عظیم معرکہ میں فتح عطا فرمائی۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب کوئی تکلیف دہ امر پیش آتا تو ان الفاظ کے ساتھ استعانت کرتے۔ ”تفسیر الجواھر الحسان“ میں ہے: (عَنْ اَنَسٍ عَنِ اَلنبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّہ کَانَ اِذاکربَہ اَمر قَالَ یَاحَیُّ یَاقَیُّومُ بِرَحمَتِك اَستَغِیث)[6] ”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کو جب کوئی امر تکلیف دہ ہوتا تو یوں پڑھتے یَاحَیُّ یَاقَیُّومُ بِرَحمَتِك اَستَغِیث آج کے اس پر فتن دور میں مصائب و مشکلات اور تکلیف دہ امور کے وقت اگر کوئی سربسجود ہو کر ان الفاظ کے ساتھ استعاذہ کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور مشکلیں حل فرمائے گا۔“

آیت کریمہ اور موجودہ قحط سالی

جس طرح موجودہ وقت میں چولستان اور مختلف خطوں میں قحط سالی اور بارشوں کا نہ ہونا اور وبائیں انسانوں کو گھیرے ہوئے ہیں اگر آیت کریمہ پڑھ کر اجتماعی دعا اور استغاثہ کیا جائے تو مشکلات ضرور دور ہو سکتی ہیں۔ تفسیر ”الدر المنثور“ ہے: (عَنِ الحَسنِ رضی اللہ عنہ قَالَ اِسمُ اللہ الاعظم اَلَّذی اِذاَ دُعِیَ بِہ أجَابَ وَاذاسُئِل بِہ أعطِیَ لَا اِلٰہ اِلَا اَنتَ سُبحَنك اِنِیّ کنتُ مِنَ اَلظاَلِمِیّن)[7] ”حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ وہ اسم اعظم جس کے ذریعے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے اور کچھ مانگا جائے تو عطا ہوتا ہے (وہ یہ ہے): ”لَا اِلٰہ اِلَا اَنتَ سُبحَنك اِنِیّ کنتُ مِنَ اَلظاَلِمِیّن “معلوم ہوا موجودہ دور میں ہر مصیبت کے حل کے لیے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی جائے تو ضرور قبول ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ پریشانی دور فرما دیتا ہے اور مشکلات حل کر دیتا ہے۔

موجودہ دور کے فتن اور استعاذہ

عصر حاضر میں فتنوں کی بھرمار ہے۔ کہیں بغاوتِ وطن کے فتنے اور کہیں دین و ایمان کے لیے مضر فتنے اور خصوصاً ایمان اسلام دشمن عیسائیوں، یہودیوں کے تیار کردہ لوگ فرقہ بندی، اسلام میں اختلافات اور وطن سے غداری جیسے فتنے پھیلانے میں دن

رات کو شاں ہیں۔ لوگوں کو مختلف قسم کے لالچ دے کر بے راہ روی کا شکار کر رہے ہیں اور فتن کی کثرت اتنی ہے انھیں شمار کرنا مشکل ہے۔ ایسے حالات میں ان فتن سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے وہ رجوع الی اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ لاریب کتاب تعلیم قرآن وحدیث کی طرف رجوع کرنا ہے۔ نیز نبی اکرم ﷺ نے ہمیں فتنوں سے استعاذہ کرنے کی تعلیم دی اور خود عمل کر کے بتایا۔ آپ ﷺ اکثر فتنوں سے بچنے کی دعائیں کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ تفسیر طبری میں حدیث پاک ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔(اَللّٰھمّ رَبِّ اَلنّبِیّ مُحَمدٌ اَغِفرْلِی ذَنبِی وَاذھب غَیْظَ قَلبِیْ وَاَجِرنِی مِنْ مْضِلاّٰتِ الفِتنِ)[8] "اے اللہ نبی محمد ﷺ کے رب میرے گناہ فرما اور میرے دل کے غیظ کو دور فرما دے اور مجھے گمراہ کن فتنوں سے بچا۔" اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ فتن اور مصائب سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع کرنا چاہیے اور کثرت سے دعائیں کرنی چاہییں۔

عصر حاضر کی امراض اور استعاذہ

عصرِ حاضر میں امراض اتنی کثرت کے ساتھ ہیں کہ اللہ کی پناہ اور موذی اور مہلک امراض جن پر میڈیسن اور دوائیاں کارگر نہیں ہو رہیں ایسی صورتحال میں اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف استعاذہ واستغاثہ کرنا چاہیے۔ موجودہ دور میں زیادہ لوگ مادیت پسند ہیں۔ روحانی علاج کی طرف بہت کم لوگ جاتے ہیں سب لوگ دواؤں کی طرف رجوع کرتے ہیں، یہ سب درست ہے مگر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف استغاثہ کرنا چاہیے جو خالق ومالک ہے ہر شے کو پیدا کرنے والا ہے، شافی وکافی ہے اور اسلامی تعلیم بھی یہی ہے کہ سب سے پہلے ذات الٰہی سے مدد مانگی جائے لیکن اس دور میں اکثر لوگوں کا دھیان اس طرف نہیں جاتا حالانکہ حقیقی شافی الامراض اللہ کی ذات ہے اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم پر دو شفائیں لازم ہیں۔ ایک قرآن اور دوسرا شہد ادویات ایک وسیلہ اور بہانہ ہیں لیکن شفاء اللہ تعالیٰ کے حکم میں ہے جیسا کہ تفسیر کبیر میں ہے۔(مَرِضَ مُوسیٰ علیه السلام واشتدَّ وَجعُ بَطینه فَشَکا الیٰ الله تعالیٰ فَدلّه، عَلیٰ عُشب فی المفَازة فَاکل منه فعُوْفِی باذن الله تعالیٰ ثُمّ عَاَوَدَه ذَ لِك المرض فی وقتٍ آخرِ فَاکلَ ذلك العشب فَازدَادَ مَرضُه)[9] "حضرت موسیٰ علیہ السلام بیمار ہوئے تو ان کے پیٹ کا درد بڑھ گیا۔ تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تو اللہ تعالیٰ نے جنگل میں موجود بوٹی کی طرف رہنمائی فرمائی تو آپ نے اس بوٹی کو کھالیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے عافیت پا گئے۔" پھر یہی مرض دوسرے وقت لوٹی تو آپ نے وہی بوٹی کھالی تو مرض زیادہ ہو گیا، تو عرض کی اے رب پہلے میں نے یہی بوٹی کھائی تو فائدہ ہوا دوسری مرتبہ کھائی تو مرض زیادہ ہو گیا۔ فرمایا کیونکہ پہلی بار میں تو میری طرف سے اس بوٹی کی طرف گیا تھا تو شفاء پائی اور دوسری مرتبہ اپنی طرف سے گیا تو مرض زیادہ ہو گیا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ ساری دنیا زہر قاتل ہے اور اس کا تریاق میرا (مقدس) نام ہے۔ اس عبارت وواقعہ سے معلوم ہوا کہ اصل شفاء اللہ تعالیٰ کے نام میں ہے نہ کہ ادویات اور جڑی بوٹیوں میں تو تمام امراض کے وقت سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف رجوع کرنا چاہیے تا کہ اس کے حکم سے شفاء حاصل ہو۔

عصر حاضر کی لاعلاج امراض کے لیے شافی نسخہ

موجودہ دور میں جیسے بہت سی امراض دوائی کے باوجود لاعلاج ہیں جیسے شوگر، یرقان اور دل کے امراض وغیرہ ایسی صورت میں اگر مریض کو موت نہ آ پہنچی ہو تو اس کے سوا ہر مرض کے لیے شافی نسخہ ہے۔ امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں: "قَالَ علیه السلام مَن دَخَلَ عَلیٰ مَرِیضٍ لَم یَحضُره اَجَلُد فَقَالَ: أسْاَل الله العظیم رَبَّ العَرشِ العظیم أن یَشْفِیك

سَبَع مَرَّاتٍ شُفِیَ "[10] "حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ایسے مریض کے پاس آئے جس کو موت حاضر نہ ہو چکی ہو تو یوں دعا کرے (عربی) تو شفا پا جائے گا۔" یعنی ہر مرض کے لیے اللہ تعالیٰ کے اس بابرکت نام کے ساتھ دعا کی جائے تو وہ ضرور شفاعطا فرماتا ہے۔ اس دعا کو سات بار یقین اور اعتمادِ قلبی کے ساتھ پڑھے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ شفاء ہو گی۔

عصر حاضر میں واش روم اور پردہ

اسلام ایک کامل ضابطہ حیات ہے ہر چیز کے بارے رہنمائی کرتا ہے حتیٰ کہ ہر اچھے کام کے بارے میں فرمایا بسم اللہ پڑھ کر شروع کرو غسل کرو کپڑے بدلو جو کام بھی کیا جائے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے پہلے وقت میں لوگ تہبند پہن کر غسل خانے میں جاتے ان میں کوئی پردہ نہیں ہوتا سب سے بہتر ہے کہ کپڑا باندھ کر غسل کیا جائے کیونکہ غسل خانے انسانوں کے لیے تو پردہ ہیں لیکن جنات کے لیے نہیں ہاں اگر کوئی کپڑے پہنتے یا اتارتے وقت بسم اللہ پڑھے تو وہ جنات کی نظروں سے بھی محفوظ رہے گا چاہے وہ مرد یا عورت ہو جو بسم اللہ پڑھ کر غسل کرے گا یا کپڑے اتارے گا تو یہ جنات اور اس کے درمیان پردہ ہو گا اور وہ جنات کی نظر بد سے محفوظ رہے گا۔ حدیث پاک میں ہے۔(عن انس رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: سَتر مَابَیَنَ اَعیُن الجنّ و عوراتِ بنی اٰدَمَ اِذَا نَزَعُوا ثِیَابَہم أن تَقُولُوا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)[11] "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب وہ کپڑے اتاریں تو پڑھیں: بِسم اللہ اَلرحمٰن اَلرحیم"۔ بسم اللہ پڑھ کر جو کام بھی کیا جائے وہ کامل اور مکمل ہوتا ہے اور ہر قسم کے نقصان سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

عصر حاضر میں جادو اور جعلی پیروں سے بچنے کے لیے وظیفہ

عصر حاضر میں انسان میں حسد عام پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے انسان دوسرے انسان کو خسارہ دینے کے لیے جادو، ٹونہ اور ناجائز غیر شرعی تعویذات وغیرہ کرتے ہیں اور کرواتے ہیں۔ تو اس حسد اور جادو وغیرہ سے حفاظت کے لیے قرآن مجید نے بہترین وظیفہ تعلیم فرمایا ہے جب کہ دوسری طرف لوگوں کا رجحان جھوٹے پیر ان پڑھ عامل اور غیر شرعی تعویذ کرنے والے پیروں اور عاملوں کی طرف ہے۔ حالانکہ ان جھوٹے عاملوں کو چھوڑ کر قرآن پاک کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ہم وظائف قرآنی آیت الکرسی وغیرہ پڑھ کر اپنی حفاظت کر سکتے ہیں اور آیت الکرسی اور دیگر قرآنی وظائف پڑھ کر اپنے گھروں، مال، جائیداد اور جانوروں وغیرہ کی چوری اور نقصانات سے حفاظت کر سکتے ہیں۔ تو ہر مسلمان کو چاہیے ان قرآنی استعاذات و وظائف سے فائدہ حاصل کریں اور بے راہ روی، غلط طور طریقے اور ناجائز رسومات کو پروان نہ چڑھائیں اور جعلی عاملوں اور جھوٹے لوگوں کی حوصلہ شکنی کریں حدیث پاک میں ہے:(عَن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنّ لِکلّ شئٍ سَنَاماً وَاِنَّ سَنَامَ القُرآن سورۃ البقرۃ وَمَن قَرَاَھا فی بیۃ لیلاً لَم یَدخُل الشیطان بیتہ ثَلاثَ لَیَالٍ وَمَن قَرأَھا نَہارًا لَم یَدخُلِ الشیطان و بیتہ، ثلاثۃ اَیاّمٍ)[12] "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہر چیز کا سردار قرآن ہے اور قرآن کا سردار سورہ بقرہ ہے اور جس نے اسے رات کو گھر میں پڑھا تو تین راتیں شیطان گھر میں داخل نہیں ہو گا اور جس نے دن میں پڑھا تو تین دن تک شیطان اس کے گھر میں داخل نہیں ہو گا۔" یہ جادو ٹونہ اور گنڈا تعویذ وغیرہ شیاطین کے ذریعے کیے جاتے ہیں جس گھر میں یہ سورت پڑھی جائے

گی، اس میں شیاطین نہیں آسکتے یہ شیاطین کے لیے رکاوٹ ہے۔ جو بندہ مسلسل سورہ بقرہ کی تلاوت کرے گا وہ شیاطین اور جادو سے محفوظ رہے گا اور گھر میں برکتیں ہی برکتیں ہوں گی۔

چالیس دن جادو اور شیاطین سے حفاظت

"وَقَالَ مَاقُرِئَت هذِهِ الاٰية في دارالاهجر تها الشياطين ثلاثين يَوماً وَلا يَدخُلها سَاحِرٌ وَلا سَاحِرَة اَربَعِينَ لَيلَة"[13] "اور فرمایا جس گھر میں یہ آیت پڑھی جائے اس گھر کو شیاطین تیس دن تک چھوڑ جاتے ہیں اور اس گھر میں کوئی جادو گر یا جادو گرنی چالیس دن رات تک داخل نہیں ہو سکتے۔" دورِ حاضر میں لٹیرے اور لالچی عاملوں کے پاس جانے کی بجائے خود قرآن کریم کی تلاوت کریں اور ان آیات کی تلاوت کر کے جادو ٹونہ وغیرہ سے محفوظ رہیں۔

خلاصۂ بحث

عصر حاضر کی پریشانیوں اور مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے استعاذات پڑھنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اس دور میں ہر قسم کی وائرس جیسے کورونا، سوائن فلو وغیرہ اور موجودہ لاعلاج امراض کثرت سے بڑھتی ہوئیں بیماریاں قحط سالی بارشوں کا نہ ہونا، اولاد نہ ہونا، اولاد نرینہ نہ ہونا جادو ٹونہ حسد اور دورِ حاضر کے نئے نئے فتنے جو کہ دن بدن بڑھ رہے ان سب کا حل ذاتِ الٰہی کی طرف رجوع توبہ و استغفار ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین کامل اور اطمینان قلبی کی وہی خالق و مالک ہے سب نظامِ کائنات اسی کے امر و حکم کا محتاج ہے۔ وہ چاہے تو کُن کے ساتھ سارے مصائب دور کر دے بارشیں دے دے اولاد عطا کر دے شفاء دیدے اور وبائیں ختم کر دے صرف اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے وہ جواد ہے، کریم ہے، سخی ہے، قرآن مجید میں فرماتا ہے: اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا[14] اپنے رب سے بخشش مانگو وہ معاف فرما دے گا اور بارشیں بھی عطا فرمائے گا، نیز مال و اولاد بھی عطا فرمادے گا۔

Refrences

[1] Al-Baqarah 2:186.
[2] Al-Māi'dah 5:64.
[3] Al-Mā'idah 5:64
[4] Al-Nooḥ 10:71.
[5] Sulaimān Ibn Ibrāhīm Ibn Abdullah, *Al-Lubāb fi Tafsīr al-Ist'aza wa basmilah wa Fatiha al-kitāb* (Saudia: Dār al-Muslim, 1999), 166.
[6] Abā Zad Abd al-Raḥmān Ibn Muhammad Ibn Makhloof Sa'lbī, *Al-Jawāhir al-Hassān fi Tafsīr al-Qurān* (Beruit: Dār Iḥyā-ut-Torāth al-'Arabī, 1418 A.H), 2:6.
[7] Abd al-Raḥmān Ibn Abī Bakr al-Siyūtī, *Al-Durr al-Mansoor* (Beirūt: Dār al-Fikr, n.d), 5:669.
[8] Muhammad Ibn Jarīr Tabarī, *Jam-e-al-Bayān fi Taweel al-Qurān* (Yamama: Dār Hijar, 2001), 5:229.
[9] Abū Abdullah Muhammad Ibn 'Umar Ibn Hassan Fakhar al-Dīn al-Rāzī, *Mafāteeh al Ghaib* (Beirūt: Dār Iḥya-at-Turāth al-'Arabī, 1420 A.H), 1:152.
[10] Abū Hafas Sirāj al-Dīn 'Umar Ibn 'Alī Hanbalī, *Al-Lubāb fi Uloom al-Qurān* (Beirūt: Dār al-Kutub al-'Ilmiya, 1998), 1:158.

[11] Abū Abdullah Muhammad Ibn Ahmad al-Ansārī, *Al-Jāmi' li Ahkām al-Qurān* (Beirūt: Dār Iḥyā-ut-Torāth al-'Arabī, 1418 A.H), 1:153.
[12] Muslim Ibn Hajjaj, *Al-Jami' al-Ṣaḥīḥ*, 6763.
[13] Al-Ansārī, *Al-Jāmi' li Ahkām al-Qurān*, 1:211.
[14] Al-Nooḥ 10:71.